سوویت یونین کے بکھرنے کے بعد کمیونسٹ اتحاد زوال پذیر ہوگیا جو مغربی یورپ کے استحصال کی راہ میں رکاوٹ تھا۔ لیکن اس کی وجہ سے دنیا دو بڑے نظاموں میں بٹی ہوئی تھی، دونوں نظاموں نے اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ سازی اور جاسوسی، اور تخریبی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور پوری دنیا میں کشمکش اور انتہا پسندی کی فضا قائم کردی، ان دونوں بلاکوں میں جو ممالک شامل تھے وہ آپس میں ایک دوسرے کے حلیف تھے، اور دوسرے بلاک کے دشمن اور بدخواہ تھے، یہ سارے ممالک جو کسی نہ کسی بلاک سے وابستہ تھے اور جن کے مفادات مشترک تھے، اور جن کی داخلی وخارجی سلامتی محفوظ تھی، الگ ہونے کے بعد نئی تفرقہ اندازی، آپسی پھوٹ اور داخلی انتشار وخلفشار اور انارکی سے دوچار ہیں، اب ہر بلاک مختلف بلاکوں میں منقسم ہوگیا ہے، اوراندرونی کشمکش میں مزید اضافہ ہوگیا ہے اوردوسرے ملکوں میں انتشار اورکشمکش پیدا کرنے کو اپنی سلامتی اورترقی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ان انسانی، تہذیبی، تجارتی، تعلیمی اوردینی امتیازات، رنگ ونسل، علاقائیت اورقومیت کے جھگڑوں اورتعصبی رجحانات کا ہروہ شخص مشاہدہ کرسکتا ہے جوموجودہ دور کے حالات سے واقفیت رکھتا ہے، وہ کسی ایک ملک کے مختلف طبقات وعناصر سے اگر تبادلۂ خیال کرے تو دیکھے گا کہ ایک ملک کے باشندے الگ الگ دائروں میں گردش کررہے ہیں، اور وہ زبان، تہذیب وثقافت، رنگ ونسل، دفاعی قوت اور تجارت ومعیشت کی بنیاد پر مختلف حلقوں اورطبقوں میں بٹے ہوئے ہیں، یہ اختلافات وامتیازات مشرق اورمغرب دونوں حلقوں میں پائے جاتے ہیں، جن سے خود یورپ اورترقی یافتہ ملک محفوظ نہیں، جو کچھ سابق یوگوسلاویہ، البانیہ، مقدونیہ، انڈونیشیا، ایتھوپیا، سوڈان اورصومالیہ میں واقع ہوا، اور تونس، لیبیا، عراق، مصر اور شام میں اگر کشمکش ہے، تو برطانیہ اور یورپ کے کئی ملکوں میں بھی قومی، نسلی رجحانات بڑھ رہے ہیں، ان رجحانات کا سبب یورپ کا وہ موقف ہے جو اس نے اپنے سیاسی اوراجتماعی مفادات کی وجہ سے اپنایا ہے، اورآزادی اورمقصد کے حصول کے لیے ہرقسم کے وسائل کے استعمال کا نظریہ ہے، اب یہ کشمکش خود یورپین ممالک اورامریکہ میں جنم لے رہی ہے۔

جولوگ مغربی دنیا کے حالات پرنظر رکھتے ہیں وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یورپ کے مختلف ملکوں میں قومی ونسلی عصبیت کے رجحانات بڑھ رہے ہیں، یہ قدیم سامراجی ممالک ہیں اور ہر ملک کے الگ الگ مفادات ہیں اوراپنے اپنے ذاتی مفادات واغراض کے حصول کے لئے ان میں ریس جاری ہے، یہی قومی مفادات کا اختلاف ماضی میں کئی جنگوں کا سبب بن چکا ہے، اورآج پھرقومی اغراض ومفادات کی خاطر پوری دنیا میں انتشار وخلفشار اور انارکی پھیلتی جارہی ہے، بڑے ممالک جو مالی اور دفاعی مدد دینے کی

صلاحیت رکھتے ہیں، وہ چھوٹے ممالک کے تئیں جو ان کی مدد کے محتاج ہیں، معاندانہ رویہ رکھتے ہیں۔

یورپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ افتراق وانتشار اور اختلاف وخلفشار کے یہ بیج اس کے خود بوئے ہوئے ہیں، وہ یہ بھی جانتا ہے کہ یہ اختلافات ماضی میں خون خرابے کا سبب بن چکے ہیں۔

یورپ میں ان سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور نسلی جھگڑوں کے ساتھ ساتھ عیسائی بنیاد پرستوں کا ایک طاقتور عنصر بھی سرگرم عمل ہے اس عنصر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اور یہ عنصر امریکا، جرمنی، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور اسپین بلکہ ہر یورپین ملک میں زبردست قوت اور اثر ورسوخ کا حامل ہے۔ یورپ اس عنصر کو اسلام اور مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لئے استعمال کرتا رہا ہے اور اس کے لئے ہر ممکن وسائل فراہم کرتا رہا ہے، تاکہ وہ خارجی دنیا میں اپنی سرگرمیاں جاری رکھ سکے، لیکن جو ادارے عیسائی مشنریاں تیار کرتے تھے اب وہ بھی بنیاد پرستی کی تعلیم دے رہے ہیں اور اب ایک ایسی طاقت کے ظہور کے آثار نمایاں ہونے لگے ہیں جو سیاسی قیادت سے متصادم ہو سکتی ہے، نوجوانوں میں اپنی پیاس بجھانے، نفس کو تسکین بخشنے اور شور شرابہ والی زندگی سے اکتا جانے اور بے چینی کا علاج کرنے کی غرض سے قلبی سکون حاصل کرنے کے ذرائع حاصل کرنے کا رجحان بڑھنے لگا ہے، اور جوں جوں مشرقی مذاہب وادیان کا اثر ورسوخ بڑھ رہا ہے، یہ رجحان بھی بڑھتا جا رہا ہے، اس کی علامتیں اکثر ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے ایک انتہا پسند مذہبی گروہ نے امریکہ میں حکومت کو چیلنج کیا اور پھر خودکشی کر لی، اس طرح کی فکر کے حامل گروہ یورپ کے ہر ملک میں پائے جاتے ہیں، یورپ میں ایسے نوجوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں مادیت کے خلاف ردعمل پیدا ہو رہا ہے، اسلامی بنیاد پرستی کے خطرہ کو بڑھا چڑھا کر پیش کئے جانے سے اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

یورپ میں باہمی کشمکش کے بہت سے اسباب ہیں، ان میں سے ایک سبب یہودیوں کا زندگی کے تمام شعبوں پر غلبہ ہے جس سے غیر یہودی حلقوں میں بے چینی اور سخت ردعمل پیدا ہونا شروع ہو گیا ہے اور اس یہودی لابی کے تسلط واقتدار سے نجات پانے کے آثار محسوس کیے جا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ یورپ میں سیاہ فام اور سفید فام نسلوں کے درمیان زبردست کشمکش بڑھ رہی ہے، دوسری طرف یورپ میں پوری دنیا پر امریکی تسلط کے خلاف ردعمل شروع ہو گیا ہے، امریکہ سے مدد لینے والے ملک بھی امریکی بالادستی کو ناپسند کرتے ہیں۔

جب سے مشرقی ملکوں میں یورپی سامراج کا آغاز ہوا ہے تب سے یورپ اپنے ملک کی خامیوں، برائیوں اور کمزوریوں سے چشم پوشی، اور دوسرے ملکوں کے عیوب ونقائص کی جستجو وتلاش کا عادی

ہوگیا ہے، چنانچہ کوئی بھی مبصر یا تجزیہ نگار یورپ کی موجودہ تہذیب وتمدن کی برائیوں اور خامیوں پر، اور یورپ اس وقت جن داخلی خطرات سے دوچار ہے ان پر ذرا بھی لب کشائی نہیں کرتا ہے، اور نہ ہی کوئی تبصرہ کرتا ہے بلکہ اپنی تمام تر توجہ خارجی دنیا پر مرکوز رکھتا ہے جس کا نتیجہ ہے کہ اندرونی بیماریاں بڑھتی جارہی ہیں اور اس کی طرف کسی کی توجہ نہیں ہے۔

یورپی تہذیب وتمدن کی بنیاد ہی زندگی کے متعین اصول وضوابط اور روایات واقدار کے خلاف بغاوت پر ہے، مذہبی روایات واقدار کے خلاف بغاوت کے نتیجہ میں وہاں دو رجحان پیدا ہوگئے ہیں، نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا ہے جو رہبانیت کی زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو ایسی زندگی گزارنا چاہتا ہے، جس میں ہر طرح کی آزادی ہو، اور دینی روایات واقدار کا پاس ولحاظ نہ کرنا پڑے، اس طرح یورپین معاشرہ میں کھلا تضاد پایا جارہا ہے، اس کے افراد بلاتفریق مرد وعورت جانوروں جیسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔

اس طرح کے بہت سے نوجوان اپنی تہذیب وتمدن اور ثقافت سے بغاوت کرکے مشرقی ملکوں کا سفر کررہے ہیں اور عبادت گاہوں یا قہوہ خانوں اور فحاشی کے اڈوں میں زندگی بسر کررہے ہیں، اس طرح کے مناظر کوئی ڈھکے چھپے نہیں ہیں، بلکہ ہر بڑے شہر میں اسکا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے، اور نوجوانوں کا ایک گروہ ایسا بھی ہے جو چوری، ڈکیتی اور قتل وغارت گری جیسے سنگین جرائم میں ملوث ہے، نوجوانوں کا یہ گروہ مالداروں کو یرغمال بنالیتا ہے اور مطالبات پورے نہ ہونے کی صورت میں ان کو قتل کردیتا ہے، امریکہ اور فرانس کے اندر نوجوانوں میں جرائم کا رجحان اتنا بڑھ گیا ہے کہ گھومنے پھرنے پر پابندی عائد ہے، عافیت پسند لوگ گھروں سے باہر نکلنے سے گھبراتے ہیں، عورتوں اور کم سن بچوں پر مظالم عام ہیں۔

مادی اور عسکری طاقت وقوت یورپ کا وہ آخری حربہ ہے جس سے یورپ اپنا ہولناک اور گھناؤنا چہرہ چھپائے ہوئے ہے، اور مادی وعسکری طاقت وقوت کے ہی ذریعہ ان رجحانات اور خطرات پر پردہ ڈال رکھا ہے جو اس کے وجود کے لئے خطرہ پیدا کررہے ہیں لیکن نوجوانوں کا جرائم کا عادی ہوجانا اور قتل وغارت گری اور تخریبی اعمال سے لذت اندوز ہونا یہ وہ چیزیں ہیں جن سے ثابت ہوجاتا ہے کہ یورپ امن وسلامتی اور خوشحال زندگی کے حصول میں بری طرح ناکام ہوگیا ہے، اور یہ بھی ثابت ہوجاتا ہے کہ یورپ اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق عالمی مسائل حل کرنے میں ناکام ہوگیا ہے۔

بہت سے عالمی مسائل کے حل کرانے میں ناکام ہوجانے کی وجہ سے اور باہم دست وگریباں

طاقتوں کو ظلم وتشدد سے باز رکھنے میں بے بس اور ناکام ہوجانے کی وجہ سے یورپ کا پوری دنیا پر جو رعب ودبدبہ تھا ختم ہوتا جارہا ہے، جب یہ متفرق عناصر متحد ہو کر طاقتور ہوجائیں گے تو عسکری طاقت وقوت یورپ کو بچا نہیں پائے گی جیسا کہ یہ عسکری طاقت وقوت سوویت یونین کو بچانے میں ناکام رہی ہے۔

ریاستہائے متحدہ امریکہ میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور امریکی جرائم کے متعلق کویت سے نکلنے والے ہفت روزہ عربی میگزین المجتمع میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی، اس کے کچھ اہم اعداد وشمار پیش کرتے ہیں تاکہ یورپی تہذیب وتمدن سے جو لوگ مرعوب ومسحور ہیں اور امریکہ کی ترقی کا راگ الاپتے رہتے ہیں، وہ اندازہ کرسکیں کہ ان کا محبوب وممدوح امریکہ انسانی حقوق کی پامالی اور جرائم کے ارتکاب میں کہاں تک پہنچ گیا ہے۔

۳۲ ملین امریکی خط افلاس سے نیچے زندگی بسر کررہے ہیں، ۱۲ ملین ایسے ہیں جن کے رہنے سہنے اور کھانے پینے کا کوئی ٹھکانہ نہیں، کوئی نظم نہیں، ۲۱ ملین ناخواندہ ہیں، پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے، صرف پچاس ملین امریکیوں کو ووٹ دینے کا حق ہے، جب کہ امریکہ کی مجموعی آبادی ۲۰۵ ملین ہے، امریکی صدر کے عہدہ پر فائز ہونے کا حق صرف مالداروں کو ہے، انسانی حقوق کی کھلے عام پامالی ہورہی ہے کہ ایک ملین بچوں کا کوئی پرسان حال نہیں، ایک ملین امریکی بچے ملک سے باہر دربدر کی ٹھوکریں کھارہے ہیں، اور ۱۳ ملین بچے خط افلاس سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، اور ہر سال پانچ ہزار بچے قتل کئے جاتے ہیں جو گروہ عورتوں اور بچوں کو یرغمال کرکے امریکہ لے جاتے ہیں، وہ سالانہ سات عرب ڈالر کماتے ہیں، تازہ اعدا وشمار کے مطابق امریکہ میں ۲۰۰ ملین پرائیویٹ اسلحہ سیکٹر ہیں جب کہ ایک لاکھ سے زائد اسلحہ بیچنے والی رجسٹرڈ دکانیں ہیں، ایک امریکی ایجنسی کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایک سال میں ستر ہزار اسلحہ استعمال ہوتے ہیں، ان میں سے ۵۰ ہزار کا استعمال غیر ملکیوں پر حملہ کرنے میں ہوتا ہے اور باقی چوری، ڈاکہ زنی، اور قتل وغارت گری جیسے جرائم میں ہوتا ہے۔

روس، فرانس اور اسپین میں جرائم کا تناسب اس سے کہیں زیادہ ہے، اس کے علاوہ اخلاقی قدروں کی پامالی، ظلم وستم قومی سطح پر ہویا انفرادی زندگی میں وہ خدا کے عذاب کو دعوت دینے والا عمل ہے اور اس سے کم تناسب پر پیش آنے والے واقعات ماضی میں کئی قوموں کی مکمل تباہی کا سبب بن چکے ہیں جو تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہیں، سب سے سنگین بات یہ ہے کہ ان بداعمالیوں کو قانونی حیثیت دے دی گئی ہے اور اس کی مخالفت کو قانون شکنی اور خلاف تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

(آخری قسط)

مفتی بلال الدین ابراہیمی، انڈیا

اسلام اور امن عالم

اقوام متحدہ سے چند سوالات

اسلام میں انسانی اخوت ومساوات

انسانی اخوت و بھائی چارگی کا درس دینے والا سب سے پہلا مذہب اسلام ہے، اسلام نے آکر سب سے پہلے تفریق وامتیاز کی بیخ کنی کی، اور اونچ نیچ کو مٹانے کا اعلان کیا، اسلام کی تعلیم ہے کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، انسان ہونے کے اعتبار سے ان میں کوئی فرق وامتیاز نہیں۔

فرمان خداوندی ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا (النساء : ۱)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کی بیوی پیدا کی اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور بہت سی عورتیں پیدا کیں۔"

اسلام کی نظر میں ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، مشکوۃ شریف کی حدیث ہے: الخلق عيال الله فاحب الخلق الى الله من احسن الى عباده (مشکوۃ) مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، اللہ کے نزدیک سب مخلوق میں پسندیدہ وہ شخص ہے جو اللہ کے کنبے کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرتا ہو (مستفاد اسلام رواداری)

اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں تمام انسانوں کو بحیثیت انسان برابری کا درجہ دیا گیا ہے، آپس میں بھائی چارگی سکھائی گئی ہے، قرآن مجید وحدیث میں اخوۃ ومساوات کی تعلیمات بھری پڑی ہیں، اس لئے قرآن جابجا، يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ "اوربنی آدم" سے خطاب کرتا ہے، اور یاد دلاتا ہے کہ تم سب ایک ماں باپ کی اولاد ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اخوت ومساوات کے متعلق کس قدر زور دیا اور فرمایا: تمہارا رب ایک ہے، تمہارے باپ ایک ہیں آدم علیہ السلام اور وہ مٹی سے پیدا کئے گئے،